برصغیر پاک وہند میں اردو لغات القران کا تاریخی جائزہ

History of Quranic Dictionaries of Indian Subcontinent in Urdu Language

ثناء عبد الشکور، ریسرچ اسکالر

Abstract:

The title of this article is "History of Quranic Dictionaries of Indian Subcontinent in Urdu Language". As a student of Arabic Language, I always wanted to learn what Allah swt has taught us in His book and to fulfill this motive Quranic Dictionaries played a key role and their importance is certainly inevitable.

In this article, I tried to collect all the information about Quranic Dictionaries which were written in Urdu language. In this discourse, I also tried to analyze the division and structure of their chapters, themes, approaches, styles and resources which were used by the authors in compilation of their books. I described a short life history of their authors too. I also mentioned a brief history of Quranic Dictionaries which were written in Arabic and what were the circumstances that enforced the people to write on this very topic. Indeed, I tried to use all the authentic and reliable resources and information to give the best knowledge in this article but it may have some mistakes, flaws and impediments. May Allah accept my endeavors Ameen.

Keywords: Quanic, Dictionaries, Urdu, Quranic, Dictionaries, Subcontinent.

خدائے بزرگ وبرتر نے انسان کو اس دنیا میں اشرف المخلوقات اور اپنا خلیفہ مقرر فرمایا اس کو سوچنے اور حق وباطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت عطا کی اور پھر انبیاء اور رسل کی صورت اس کی رہنمائی وتربیت کے لئے ہر دور میں باقاعدہ ایک ضابطۂ حیات عطا کیا جس کی عملی تصویر ان کی طرف مبعوث ہونے والے نبی یا رسول کی ہوتی۔ یہ سلسلہ نبیٔ کریم ﷺ اور ان کی کتاب قرآن مجید پر موقوف ہوا۔ قرآن کریم بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور رہتی دنیا تک بنی نوع انسان کے لئے رشد وہدایت کا سرچشمہ ہے۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے متعلق حق تعالیٰ شانہ ' نے فرمایا۔

وَإِنَّهُۥ لَتَنزِيلُ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ ٱلرُّوحُ ٱلْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ ٱلْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾(١)

اور یہ قرآن (خدائے) پروردگار عالم کا اُتارا ہوا ہے، اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اُترا ہے (یعنی اس نے) تمہارے دل پر (القا) کیا ہے تا کہ (لوگوں کو) نصیحت کرتے رہو

معلوم ہوا کہ قرآن مجید اہل عربب کی اپنی زبان عربی میں نازل ہوا اور یہی وجہ ہے کہ اہلِ عرب قرآن مجید کے معنی و مفہوم کا ادراک بآسانی کر لیا کرتے تھے بلکہ اس کے منفرد اسلوب سے متاثر ہو کر اس کی صداقت پر بھی ایمان لانے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن باوجود ان عوامل کے ایسا نہ تھا کہ کلامِ ربّانی کی عظمت و وسعت کا محدود انسانی سوچ، بغیر شارع کما حقہ 'ادراک کر لیتی کہ اہل عرب کو اس کی تشریح و توضیح کی قطاًضرورت پیش نہ آتی۔ صحابہ اکرام کو جب بھی کوئی اشکال پیدا ہوتا تو براہِ راست حضورِ اقدس ﷺ سے دریافت فرمالیا کرتے اس کے علاوہ صحاب اکرام رضی اللہ عنہم کی باقاعدہ ایک جماعت اس کام کے لئے مختص تھی کہ وحی اور اس کی تعلیمات کو محفوظ کرنے اور اس پر غور و غوص کا بیڑا اٹھائے چنانچہ حضورِ اقدس ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہی ایک جماعت تیار ہو گئی تھی جنھوں نے حضورِ اقدس ﷺ کے بعد بھی درسِ قرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان صحابہ اکرام میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن ثابت رضوان اللہ اجمعین قابلِ ذکر ہیں۔ حتیٰ کہ دورِ تدوین تک یہ سلسلہ حفظ در حفظ جاری رہا۔

جیسے کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ ﷺ ابتداء میں چونکہ بنفس نفیس موجود تھے کہ اس لیے قرآن کریم کے مطالب و معانی سمجھنے سمجھانے کے لیے آپ ﷺ کا ہونا ہی بہت تھا۔ لیکن قرآن کریم محض جزیرہ نما عرب میں مقید نہ تھا اور نہ محض عربوں کے ادبی ذوق کی تسکین کے لیے نازل ہوا تھا بلکہ اس کا تو مقصد ہی انسانوں کی ہدایت تھی اور اس کی یہ دعوت ہدایت قیامت تک کے انسانوں کے لیے ایک عالمی دعوت تھی۔ آپ ﷺ کے رحلت فرما جانے کے بعد مسلمانوں نے اس کی دعوت کو عجم تک پہنچانے اور اسکی دعوت عام کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے جس جس علم کی ضرورت پیش آتی گئی ان تمام علوم کی تدوین کا مسلمانوں نے خاص اہتمام کیا۔ خواہ وہ علم تفسیر ہو یا علم حدیث، نحو ہو یا لغت علم الکلام کے مسائل ہوں یا فلسفہ کے۔ الغرض جیسے جیسے جس جس علم کی ضرورت پیش آتی گئی وہ علم مسلمانوں کے اذہان سے نذر قرطاس ہوتا گیا۔

جب اسلام عرب سے نکل کر عجمیوں تک پہنچا اور عجمیوں کے دلوں کو اسلام کے نور نے منور کرنا شروع کیا تو جس علم کی ان مسلمانوں کو خاص طور پر ضرورت پڑی وہ معانی قرآن کریم کا علم تھا اس دور تدوین کے ابتداء میں ہی قران کریم کے الفاظ و مفردات کی

تشریح و معنی و مفہوم کو قلمبند کرنے کی سعی کی گئی اور علماء نحو و لغت نے قران مجید کے غیر مانوس و اجنبی و غریب الفاظ کے معانی و مطالب کے تعین اور انہیں قلمبند کرنے کی طرف توجہ دی اور غریب القران کے نام سے مختلف معاجم ترتیب دیں۔

چونکہ قرآن مجید ہمہ جہت علوم کا منبع و مصدر ہے اس لئے اس کی عبارت کی تشریح و توضیح مختلف عنوانات کے ذیل میں کی گئی۔ گو یہ کہ عنوانات غریب القرآن، معانی القرآن، اعراب القرآن مشکل القرآن کے تحت کافی الگ الگ نہج اور ضرورت کو پورا کرتے ہیں مگر چونکہ ان کے مابین کافی مماثلت پائی جاتی ہے بالخصوص معانی القرآن اور غریب القرآن اس لئے ان کو عموماً ایک ہی عنوان کے تحت دیکھا جاتا ہے۔

تاریخ پر نظر دوڑائیں تو غریب القرآن کے موضوع پر سب سے پہلی کتاب جس کے آثار ہمیں ملتے ہیں وہ حضرت ابنِ عباسؓ سے منسوب ہے۔

بروکلمین لکھتے ہیں کہ دوسری جنگ عظیم سے قبل برلن لائبریری میں اسکا ایک نسخہ موجود تھا۔ اسی طرح التفسیر الاکبر ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے اس میں علی بن ابی طلحہ اور ابن الکلبی کی روایات سے مفردات قران کی تشریحات منقول ہیں۔(1)

اسکے علاوہ کچھ مؤرخین نے ابو الحسین زید بن علی علوی اور ابو جعفر یزید بن قعقاع کی جانب بھی غریب القرآن پر کتب منسوب کی ہیں۔

ان حضرات کے بعد حضرت ابان بن تغلب کا نام لیا جاتا ہے جنہوں نے بروایت ابو جعفر اور عبد اللہ غریب القران میں ایک تفسیر مرتب کی جس میں شعراء عرب کے کلام سے بھی شواہد پیش کئے۔(2)

انکے بعد عبد الرحمن بن محمد الازدی الکوفی نے ابن ابان، محمد بن السائب اور ابی روق عطیہ کی کتب کو ایک الگ کتاب کی شکل میں یکجاء کیا جس میں ان اصحاب کے اختلاف و اتفاق درج ہیں(3)، مختصر یہ کہ اس کام کی بنیاد پڑ گئی اور یہ سلسلہ چل نکلا اور بہت سے علماء لغت و نحو نے نہ صرف یہ کہ غریب القران پر کتب ترتیب دیں بلکہ قران مجید کے تمام الفاظ و مفردات کو موضوع بنا کر انکی تشریحات پیش کیں اور یوں معانی القران مجاز القران اور غریب القران کے نام سے کتب مرتب ہوئیں، ان میں ابو الحسن علی بن حمزہ کسائی، ابو فید مؤرج بن عمر سدوسی، ابو ذکریا یحیی بن زیاد الفراء، النضر بن شمیل، ابو عبیدۃ معمر بن المثنّی، اخفش، ثعلب، ابن قتیبہ، زجاج

اور امام راغب اصفہانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ابو عبیدۃ کے حالات میں مذکور ہے کہ آپ نے مجازالقران، معانی القران اور غریب القران کے نام سے تین کتابیں تصنیف کیں مگر بعض علما کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ہی کتاب کے نام ہیں جن میں مجازالقران طبع ہوچکی ہے یہ کتاب ترتیب مصحف پر ہے۔ ابن قتیبہ، اسحاق بن راہویہ اور ابو حاتم السجستانی کے شاگرد ہیں۔ اور اس موضوع پہ غریب القران اور کے مشکل القران کے نام سے دو کتابیں تصنیف کیں جو "قرطیین" کے نام سے مصر سے شائع ہوچکی ہیں۔(4) ابوعبدالرحمن الیزیدی نے غریب القران کے نام سے اس موضوع پر کتاب لکھی ہے، سمعانی کتاب الانساب میں لکھتے ہیں کہ یہ کتاب نہایت جامع ہے علامہ قفطی نے بھی الانباہ الرواۃ میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔ اسکے علاوہ محمد بن عبدالعزیز السجستانی نے اس موضوع پر نزھۃ القلوب کے نام سے اور مکی بن ابی طالب القیسینے "مشکل غریب القرآن" کے نام سے کتاب تحریر کی۔(5)

اور انہیں کتب لغات میں جس لغت کو اپنے اختصار و جامعیت کے باعث لغات قرآنی کی امہات کا درجہ حاصل ہے وہ راغب اصفہانی کی المفردات ہے جو پندرہ سو اناسی الفاظ پر مشتمل ہے یوں قران مجید کے کل مواد سولہ سو پچپن میں سے صرف 66 متروک ہیں، مصنف نے اس کتاب کو حروف تہجی کے مطابق ترتیب دیا ہے، تشریح کے سلسلے میں اشعار و محاورات کو بھی استعمال کیا ہے جو علماء لغت کا طریقہ ہے۔ متقدمین میں سے بھی بعض ائمہ لغت کے اقوال کو بطور سند پیش کیا ہے پھر مختلف قراآت کو بھی تائیداً ذکر کیا ہے۔(6)

راغب کی المفردات کے بعد متاخرین نے بھی غریب القران پر کتب ترتیب دیں جن میں سے ابوحیان الاندلسیکی تحفۃ الاریب بما فی القران من غریب، المارد ینی کی "بھجۃ الاریب فی بیان ما فی کتاب اللہ من الغریب"، زین المشائخ محمد بن ابو القاسم الخوارزمی کی تراجم العاجم اور سمین حلی کی مفردات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اسکے علاوہ دور حاضر میں ابو رزق عبدالرؤوف المصری نے "معجم القرآن" کے نام سے اور اسکے علاوہ محمد فواد عبدالباقی نے صحیح البخاری سے "معجم غریب القرآن" کا استخراج کیا اور اسے الفبائی ترتیب میں مرتب کیا۔ مصر سے مجمع اللغۃ العربیۃ نے بھی معجم الفاظ القرآن الکریم شائع کی۔ اسکے علاوہ حسنین محمد مخلوف نے "کلمات القرآن: تفسیر وبیان"، محمد اسماعیل ابراہیم نے "معجم الالفاظ و الاعلام القرآنیۃ" اور محمد الصادق العرجون نے "قاموس غریب القرآن" کے عنوان سے کتب تحریر کیں۔ مگر ان سب کتب میں جو شہرت اور امتیاز مفردات کو حاصل ہے وہ کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں بلکہ یوں کہہ لیجئے کہ باقی کتب مردہ ہوچکی ہیں صرف المفردات ہی زندہ ہے اسکی وجہ جو ہماری عقل میں آئی وہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مستند جامع

اور مکمل ہے اور اپنی طرز کی یہ پہلی کتاب تھی پھر یہ کہ دیگر کتب تقریباناپید تھیں اور اسکے بعد متاخرین نے اس سے استفادہ کیا اور یہی اسکی وجہ اہمیت ٹھہری۔

برصغیر میں خانوادہءشاہ ولی اللہ کو اسلام کی تعلیم و تبلیغ میں ایک خاص مقام حاصل ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ کے علم اور اس کے اثر اوراسلام کے لیے انکی خدمات سے کسی اہل علم و نظر کو انکار نہیں۔ اردو زبان میں پہلے پہل قران مجید کو ترجمہ کرنے کا سہرہ بھی اسی خانوادہ کے سر ہے جسے شاہ صاحب کے بیٹے شاہ رفیع الدین دہلوی نے ترجمہ کیا، یہ ترجمہ لفظ بہ لفظ ترجمہ تھا اور اسکے بعد انہیں کے بھائی شاہ عبد القادر دہلوی نے "موضح القرآن" کے نام سے بامحاورہ پہلا اردو ترجمہ تحریر کیا اور ان کے بعد اب تک لاتعداد علماء جن میں نذیر احمد دہلوی، وحید الزمان حیدرآبادی، محمود الحسن دیوبندی، احمد رضا خان بریلوی، ڈاکٹر محمود الحسن، اشرف علی تھانوی صاحب تفسیر بیان القرآن، ثناء اللہ امرتسری صاحب التفسیر الثنائی، فتح محمد جالندھری، ابو الکلام آزاد صاحب ترجمان القرآن، ابو الاعلیٰ مودودی صاحب تفہیم القرآن، مولانا امین احسن اصلاحی صاحب تفسیر تدبر قرآن، محمد جوناگڑھی رحمہم اللہ وغیرہ بنیادی مقام و شہرت رکھتے ہیں، ان تراجم کے ذیل میں مفردات کے معنی کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے لیکن یہ قرآن کریم کے تراجم ہیں اور انہیں باقاعدہ لغات القران میں شامل نہیں کیا جاسکتا ہاں البتہ یہ ضرور ہے کہ کتب لغات القران مرتب کرتے ہوئے اصحاب لغات القرآن نے ان کتب سے خاطر خواہ مدد لی، لغات القرآن پر اردو میں معدودے چند کتب ہی مرتب ہوئی ہیں اور تلاش بسیار کے بعد مجھے چند کتب ہی ملیں جو کہ شاید اپنی مقبولیت کے بناء پر اپنا تشخص قائم رکھ سکیں۔

آسان لغاتِ قرآن (عمدہ لغات القرآن):

یہ اپنی اشاعت ثانی سے ۱۰۰ سال قبل ۱۳۱۹ھ میں تالیف ہوئی۔ اس کے مولف شہید الدین احمد بنارسی ہیں۔ حسن اتفاق سے کتاب جناب محمد اقبال گیلانی حفظہ اللہ بانی سلسلہ 'تفہیم السنہ' کو انکے والد مرحوم مولانا محمد ادریس کے کتب خانے سے ملی۔ انہوں نے اسے دیکھ کر محسوس کیا کہ یہ عوام کے لئے کسی قدر مفید کتاب ثابت ہو سکتی ہے اسی لئے اس کی اشاعت ثانی کا اہتمام کیا اور کچھ ردوبدل اور اضافی چیزوں کو شامل کرکے اسے ۱۴۲۱ھ میں دوبارہ شائع کروایا اور اب یہ آسان لغاتِ قرآن کے نام سے دستیاب ہے۔ اس مقصد کے لئے اس کی قدیم اردو زبان کے الفاظ کو جدید اور آسان الفاظ میں بدلنے کی ضرورت محسوس ہوئی جنہیں جدید اور مروّجہ الفاظ میں بدل دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مزید سہولت کے لئے لغات میں دیے گئے تمام اسماء کے آگے واحد اور جمع کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔ افعال

اور صیغوں کی وضاحت بھی پہلے نہیں تھی وہ بھی شامل کر دی گئی ہے۔ ماضی معروف یا مضارع معروف کو صرف ماضی اور مضارع لکھا گیا ہے۔ جبکہ مجہول الفاظ کے ساتھ مجہول کا اضافہ کیا گیا ہے۔ عربی زبان سیکھنے والے شائقین کے لئے عربی زبان کی ضروری اصطلاحات نیز گرامر کے بعض اہم بنیادی قواعد اور ضروری گردانیں بھی شامل کر دی گئی ہیں جنہیں سمجھنے اور یاد کرنے کے بعد قرآن مجید کو سمجھنا ان شاء اللہ بہت آسان ہو جائے گا۔ یہ لغت قدرے مختصر ہے گو کہ حروف معجم کی ترتیب پر مرتب کی گئی ہے مگر مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قرآن مجید کی تمام لغات ذکر نہیں کی گئیں اور نہ ہی کتاب میں ضروری تشریح و توضیح کا اہتمام کیا گیا ہے۔ صرف مختصر معانی ذکر کر دیے گئے ہیں۔ کتاب کی ابتداء میں عربی گرامر اور کچھ اصطلاحات سے قاری کو روشناس کروایا گیا ہے جو کہ کافی فائدے کا حامل ہے مگر لغت بذات خود مختصر ہے۔

مولانا عطاء الرحمٰن ثاقب پرنسپل فہم القرآن انسٹیٹیوٹ اس لغت کی خصوصیات کے بارے میں ان الفاظ میں آگاہ کرتے ہیں:

یہ اپنی نوعیت کی منفرد لغت ہے آسان اور نہایت مختصر اگرچہ اس طرز پر اس سے قبل لغات القرآن کے نام سے ایک لغت موجود ہے مگر وہ اس کی نسبت بہت ضخیم ہے۔ زیر نظر لغات کی خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کا کوئی بھی لفظ تلاش کرنے کے لئے مادہ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بعض مقامات پر اردو الفاظ کے انتخاب میں قدرے سقم نظر آتا ہے تاہم وہ مفہوم کے ادراک میں مانع نہیں۔ ہر فعل، صیغہ ذکر کر دیا گیا ہے تا کہ اس کی گرامر معلوم ہو سکے۔ مصدر، ظرف کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔ مؤنث کے صیغوں میں کہیں کہیں 'وہ عورت' لکھا گیا ہے جو لفظی ترجمے کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتا۔ لغت سے استفادہ کرتے ہوئے خود ہی اس کی تصحیح کر لی جائے۔

مجموعی طور پر یہ لغت مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت فائدہ مند ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب تک قرآن مجید کے لفظی ترجمے سے آگہی نہیں ہوتی با محاورہ مفہوم بھی سمجھ نہیں آسکتا یہ کتاب اس ضرورت کو کافی حد تک پورا کرتی ہے۔(7)

غریب القرآن فی لغات الفرقان:

یہ کتاب ابو الفضل بن فیاض علی بن نوروز علی کی تالیف ہے۔ اور یہ ۱۳۶۶ھ میں شائع ہوئی، مولف نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں تحریر کیا ہے کہ اردو زبان میں یہ پہلی قرآنی لغت ہے اور میری محدود معلومات ان کے اس قول کی تائید کرتی ہے کہ سنہ طباعت کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو یہ کتاب اردو میں اس صنف کی پہلی کتاب ہے گو عربی کتب کے تراجم اس سے پہلے بھی موجود تھے مگر بذات خود اردو میں لغات القرآن کی یہ پہلی تصنیف ہے۔ اس کتاب کو مولف نے حروف معجم کی ترتیب پر مدون کیا ہے اور الفاظ قرآنی کو حروف

معجم کی ترتیب سے لکھا ہے۔اس میں بنیادی گرامر جیسے اسم، فعل، واحد، جمع اور ضمائر وغیرہ کی نشاندہی شائع ہے مگر عمومی طور پر یہ نہایت اختصار کے ساتھ ترتیب دی گئی ہے۔

آسان لغات القرآن :

یہ عبدالکریم پاریکھ صاحب کی تالیف ہے۔ مولانا عبدالکریم پاریکھ مجلس تعلیم القران کے بانی ہیں۔ وہ اچھے مقرر اور مفسر قرآن کی حیثیت سے کافی مشہور ہیں۔ آبائی وطن کاٹھیاواڑ (گجرات، بھارت) ہے۔ وہیں سے ان کے والد عبداللطیف فکر معاش میں نکلے اور کئی شہروں میں عارضی سکونت اختیار کرنے کے بعد ۱۹۳۵ء میں ناگپور آئے۔

مولانا عبدالکریم پاریکھ ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء کو آکولہ (مہاراشٹر) کے ایک گاؤں کان سیونی میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں والد کے ہمراہ ناگپور آئے۔ ابتدا میں حلقہء ہمدردان جماعت اسلامی سے وابستہ رہے۔ پھر مجلس تعلیم القران کی بنیاد ڈالی۔ مولانا پاریکھؒ مرحوم کو حکومت ہندنے ۲۰۰۱ء میں ان کی علمی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں پدم بھوشن کے اعزاز سے نوازا، جو اپنے آپ میں ایک اہم تاریخی واقعہ ہے۔ علاوہ ازیں، اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر مولانا کو نہ صرف قومی سطح پر قابل ذکر اداروں سے وابستہ ہونے کا شرف حاصل ہوا، بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی وہ اپنی خدماتِ جلیلہ کے ساتھ سرگرمِ عمل رہے، یعنی جیسا کہ سب جانتے ہیں آپ رابطہ عالم اسلامی کے رکن نامزد ہوئے۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ امریکی فیڈریشن کی جانب سے بھی انہیں فخر ہندوستان کے خطاب سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ دعوت وتبلیغ کے حوالے سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے عالمی سطح پر مولانا کو متعارف کرانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ سیاسی اعتبار سے بھی مولانا کو ارباب اقتدار میں قدر و منزلت حاصل رہی اور آپ کی ذات پارٹی وابستگیوں سے قطعِ نظر، سیاست دانوں کے لیے روشنی کا مینار بنی رہی۔ سبب یہ تھا کہ وہ اپنے کردار کے ایسے دھنی تھے کہ تعصب کی کوئی لہر اُن کے قریب بھی پھٹک نہ سکی۔ چنانچہ ان کا امیج ایک مخلص، ایماندار اور سیکولر انسان کا بنا جو تادمِ آخر قائم رہا۔(8)

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن مارچ ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا اور دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۴ء میں نظر ثانی کے بعد شائع ہوا۔ اس میں آپ نے ہر پارے کے تحت آنے والے الفاظ کو رکوع کی ترتیب سے درج کیا ہے تاہم اس کو ایک ہی جلد میں مکمل کیا گیا ہے۔ پہلے ایڈیشن میں بہت سے الفاظ جو عام طور پر اچھے اردو دان لوگ جانتے ہیں انہیں چھوڑ دیا گیا تھا مثلاً عورۃ، تجارۃ، احسان وغیرہ۔ اس ایڈیشن میں ان تمام الفاظ کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس لغات القرآن میں کوئی لفظ اگر ایک جگہ ایک معنیٰ میں اور دوسری جگہ دوسرے معنیٰ میں آیا ہے تو دوسری تیسری بار اسے لکھ کر عبارت کے لحاظ سے معانی لکھ دیے گئے ہیں مثال کے طور پر قرآن مجید میں بہت سے الفاظ دو یا تین معانی میں استعمال ہوئے ہیں تو وہاں اس عبارت اور پوری آیت کے سیاق وسباق دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ لفظ کس معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔

اس مجموعہ الفاظ قرآنی میں حسب ذیل تراجم، تفاسیر، کتب احادیث اور لغات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تفسیر جلالین، تفسیر قادری، موضح القرآن، بیان القرآن، ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ، ترجمہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی، ترجمہ فتح محمد خان صاحب جالندھری، تفسیر تفہیم القرآن، تفسیر ماجدی، ترجمہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، ترجمہ ڈپٹی نظیر احمد صاحب۔ احادیث میں بخاری شریف اور صحاح ستہ کی وہ تمام احادیث جو قرآن کی کسی آیت یا جملہ کی شرح میں حضور ﷺ سے منقول ہیں انہیں بھی ہر جگہ سامنے رکھا گیا ہے۔ لغات قرآن میں قاضی زین العابدین صاحب میرٹھی کی قاموس القرآن اور قریب قریب ہر معروف لغت کا نچوڑ سامنے رکھا گیا ہے۔

اس کتاب کا ہندی ایڈیشن جناب نند کمار صاحب اوستھی نے لکھنؤ میں شائع کیا ہے۔ اس نئے ایڈیشن میں سہولت کے پیش نظر ہر لفظ کا سلسلہ وار نمبر دیا گیا ہے۔ سورتوں کے نمبر بھی ترتیب وار دیے گئے ہیں، اسی طرح ہر رکوع کے خاتمے پر رکوع کا نشان دیا گیا ہے۔

مصنف عبد الکریم پاریکھ (ناگپور) کی رائے میں قرآن کریم کا سب سے مستند اور متفق علیہ ترجمہ شاہ ولی اللہ دہلوی کے صاحبزادے حضرت شاہ عبد القادر محدث دہلوی کا ہے۔ موصوف کی مختصر تفسیر موضح القرآن جو عام طور پر مترجم قرآن کے حاشیوں پر پائی جاتی ہے نیز انہی کے برادر مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی کا لفظی ترجمہ۔ اگر آپ انہیں بنیاد بنا کر چلیں گے تو فہم قرآن میں انشاء اللہ کبھی بھی دھوکہ نہ ہو گا۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اس کتاب کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

عبد الکریم پاریکھ صاحب کی کتاب لغات القرآن کی مقبولیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ پندرہ بیس سال کے عرصے میں اس کے تقریباً ایک درجن ایڈیشن بڑی تعداد میں نکل گئے۔ انہوں نے مستند اردو تراجم کو سامنے رکھ کر ہر پارے کے مشکل الفاظ کا ترجمہ موقع محل کے لحاظ سے کر دیا ہے۔ افعال کے سامنے ان کے حروف اصلی بھی لکھ دیے گئے ہیں اور انگریزی دان طبقے کی سہولت

کے لئے کہیں کہیں الفاظ کے انگریزی معانی بھی دے دئے ہیں اور کتاب کے شروع میں مختصر طور پر نحوی قواعد بقدر ضرورت آ گئے ہیں اس طرح یہ کتاب قرآن مجید کی کلید اور گائڈ بک بن گئی ہے۔(9)

لغات القرآن:

اس کتاب کے مؤلف غلام احمد پرویز ہیں۔ یہ کتاب الفاظ کے مادے کی ترتیب کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے جو کہ عام طور پہ عربی لغات کی تدوین کا قاعدہ ہے مگر مؤلف نے عام قاری کے لئے کتاب کی ابتداء میں الفاظ قرآن کی ایک فہرست بھی مہیا کی ہے جس سے لفظ کے اس مادے سے ناواقفیت کی بناء پر رجوع کیا جا سکتا ہے۔ یہ لغت قدرے مفصل ہے مگر مؤلف کے کچھ اپنے عقائد و نظریات بھی بعض معانی کے ساتھ درج ہیں جو عام رائج معانی سے مطابقت نہیں رکھتے۔ غلام احمد پرویز صاحب نے قرآن مجید کی تعبیر و تشریح کے ضمن میں جو کام کیا، وہ تین طرح کا ہے: "لغات القرآن" کے تحت انھوں نے قرآن مجید کے الفاظ کی ایک لغت مرتب کی اور اس میں انھوں نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ الفاظ کا وسیع تر مفہوم کیا ہے اور قرآن مجید میں یہ کس مفہوم میں مستعمل ہیں۔ پرویز صاحب کے نزدیک چونکہ عربی لغت و تفاسیر کی ترتیب و تدوین کا کام زیادہ تر عباسی دور میں ہوا ہے اور یہ وہ عہد ہے جب عجمی اثرات مسلمان معاشرے پر غالب آ گئے تھے اور یوں "ان لوگوں کے قلم سے جو کچھ نکلا اس کے الفاظ تو عربی تھے، لیکن ان الفاظ کے پیکروں میں تصورات عجمی تھے۔ یوں عربی زبان، تصنیف و تالیف کے پہلے دور میں ہی، غیر عربی تصورات کی حامل بن گئی" اس طرح "قرآنی الفاظ کے اس مفہوم میں فرق آ گیا جو ان سے زمانۂ نزول قرآن میں لیا جاتا تھا۔" پرویز صاحب نے اس مشکل کے تدارک اور الفاظ کے درست مفہوم تک رسائی کے لیے ایک حل تجویز کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"... عربی زبان کے وہ الفاظ جو زمانۂ نزول قرآن میں مروج تھے، عربی ادب کی کتابوں میں موجود ہیں۔ اور چونکہ وہ اشعار بھی موجود ہیں جن میں وہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں اس لیے (ان اشعار کی مدد سے) ان الفاظ کا وہ مفہوم بھی متعین کیا جا سکتا ہے جو ان سے زمانۂ نزول قرآن میں لیا جاتا تھا۔ یہ الفاظ قرآن کریم میں بیشتر انھی معانی میں استعمال ہوئے ہیں جن معانی میں وہ ان اشعار میں استعمال ہوئے تھے اور جن سے زمانۂ نزول قرآن کے عرب اچھی طرح واقف تھے۔"(10)

تنہا لغت سے پرویز صاحب کے نزدیک قرآن کے الفاظ کا صحیح مفہوم نہیں سمجھا جا سکتا، کیونکہ لغت انسانی کوششوں کا نتیجہ ہے جس میں سہو و خطا کا امکان باقی رہتا ہے۔ ان کے اصول تفسیر اگر نکات کی صورت میں بیان کیے جائیں تو وہ اس طرح ہیں:

ا۔ سب سے پہلے لفظ کے مادہ کو دیکھا جائے کہ اس کا بنیادی مفہوم کیا ہے اور خصوصیات کیا ہیں۔
۲۔ پھر یہ دیکھا جائے کہ صحرا نشین عربوں کے ہاں اس لفظ کا استعمال کس کس انداز سے ہوتا تھا۔
۳۔ اس کے بعد یہ دیکھا جائے کہ قرآن کریم میں وہ لفظ کس کس مقام پر آیا اور قرآن نے اسے کس کس رنگ میں استعمال کیا ہے۔
۴۔ اور سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ قرآن کریم کی پوری تعلیم کا مجموعی تصور سامنے ہونا چاہیے۔

"لغات القرآن" کے پیش لفظ میں انھوں نے امام حمید الدین فراہی کے اسلوب تفسیر کی بھی تعریف کی ہے اور اپنے ظرف کے مطابق ان کی قرآنی بصیرت سے استفادے کا بھی اظہار کیا ہے۔(11)

قاموس القرآن:

یہ کتاب قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی کی تالیف ہے۔۱۳۸۱ھ میں شائع ہوئی۔ یہ بھی قدرے مختصر لغت ہے کیونکہ مؤلف کا حدف ہی ایک مختصر لغت تحریر کرنا تھا جیسا کہ اس کتاب کے دیباچہ میں تحریر ہے مگر بعض مقامات پر مذکورہ الفاظ کی تفصیل کئی کئی صفحات پر چلی گئی ہے۔ اسے بھی حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہے اور مولف کا یہ کہنا ہے کہ کوشش کی گئی ہے کہ کوئی بھی لفظ چھوٹنے نہ پائے۔ سلف صالحین کے مسلک قدیم کو مدنظر رکھتے ہوئے مستند مفسرین کی کتب سے حوالے بھی ضبط تحریر کئے گئے ہیں۔

مولف نے اپنی کتاب کی تالیف میں جن کتب سے استفادہ کیا ہے ان کے متعلق وہ لکھتے ہیں:

تامل اور تفکر کے بعد یہ طے پایا کہ اپنی طرف سے کچھ نہ لکھا جائے جو لکھا جائے وہی لکھا جائے جو مستند مفسرین کرام نے لکھ دیا ہے اور کتب تفسیر و حدیث کے گلشن سدابہار میں سے اپنے ذوق نظر و دماغ کے مطابق گلہائے رنگارنگ کو چن چن کر حسن ترتیب کے دھاگے سے ایک گلدستے کی صورت میں باندھ دیا جائے۔ مرتب کو کوئی ندامت نہیں کہ اس نے کوئی نئی بات نہیں کہی بلکہ اسے فخر ہے کہ اس نے وہی کہا ہے جو وہ لوگ کہہ گئے ہیں جنہیں کہنے کا حق تھا۔ یوں تو بہت سی کتابیں دوران ترتیب میں سامنے رہیں اور حسب ضرورت ان سے استفادہ کیا گیا مگر الفاظ قرآنی کی لغوی تحقیق کے سلسلے میں متداول کتب لغت القاموس المحیط للفیروز آبادی، صحاح العربیہ للجوہری، النھایہ لابن اثیر وغیرہ کے علاوہ امام راغب اصفہانی کی المفردات اور علامہ جاراللہ زمخشری کی کشاف خاص طور پر پیش نظر رہی ہے۔ مطالب و معانی کی توضیح میں زیادہ تر فائدہ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ کی تفسیر سے اٹھایا ہے۔ ان کے علاوہ قاضی بیضاوی کی تفسیر انوار التنزیل، علامہ نسفی کی تفسیر مدارک التنزیل اور اس پر شیخ عبد الحق مہاجر کا حاشیہ الکلیل، قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی تفسیر

مظہری، شیخ اسماعیل حقی کی روح البیان، امام فخر الدین رازی کی التفسیر الکبیر اور تفسیر ابن قیم سے موقع بموقع استفادہ کیا گیا ہے۔ جدید تفاسیر میں علامہ محمد عبدہ اور علامہ رشید رضا مصری رحمھما اللہ تعالیٰ کی تفسیر المنار، مشکلات عصریہ کی پر پیچ وادیوں میں بڑی حد تک رہنما ثابت ہوئی ہے۔ اپنے بزرگوں میں سے حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی، حضرت شاہ عبد القادر دہلوی، حضرت شیخ الھند مولانا محمود الحسن دیوبندی، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی اور استاذی العلامہ مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے افادات تفسیریہ و اضافات حدیثیہ سے جابجا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ حضرت مولانا ابو الکلام آزاد اور علامہ سید سلیمان ندوی کی فاضلانہ تاریخی تحقیقات سے بھی بعض جگہ مدد لی گئی ہے مگر سب سے اہم فائدہ شیخ التفسیر حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے فوائد القرآن سے حاصل کیا گیا ہے۔(12)

مولف اپنی تالیف کے منہج کے متعلق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تمام الفاظ قرآنی کا استیعاب کیا گیا ہے اور انہیں اپنی اصل صورت میں لغت قرار دے کر بترتیب حروف تہجی درج کیا گیا ہے۔ پہلے سادہ اور سہل اردو میں لفظ کے وہ معانی لکھ دیے گئے ہیں جو قرآن میں مراد لئے گئے ہیں۔ پھر لفظ کی صرفی ونحوی تشریح درج کی گئی ہے۔ اس ضمن میں ہر مشتق کا مصدر لکھ دیا گیا ہے۔ صیغہ کی بھی تفصیل بھی درج کر دی گئی ہے اور صلہ بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اسم ہونے کی صورت میں اس کی جمع اور واحد بھی بتایا گیا ہے۔ اس کے بعد جملہ اہم الفاظ پر ان کی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سادہ اور شیریں زبان میں جامع اور مدلل تشریحی نوٹ لکھے گئے ہیں۔ یہ نوٹ پانچ سو سے زائد ہیں۔ اگرچہ پوری کوشش کی گئی ہے کہ کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مطالب کو پیش کر دیا جائے۔

جو کچھ لکھا گیا ہے اپنی کوشش کے مطابق سلف صالحین کے مسلک قویم کو مدنظر رکھتے ہوئے مستند مفسرین کرام کے افادات کی روشنی میں پوری احتیاط کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے ان بزرگوں کی اصل عبارت بھی نقل کر دی گئی ہے اور ماخذ کے حوالے بقید صفحہ وجلد دے دئے گئے ہیں۔(13)

مفتی محمد شفیع صاحب بانی دار العلوم کراچی اس کتاب کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اردو میں جتنے لغات القرآن لکھے میری نظروں سے گزرے بلا معاوضہ قاضی صاحب موصوف کا قاموس القرآن ان میں بے نظیر ہے۔ اور قرآن کے مواضع مشکلہ کا پورا کا پورا حل اور خاص خاص مواقع پر مکمل اور بہترین تفسیر ہے۔ سب سے بڑی قابل قدر

چیز یہ ہے کہ مصنف نے اپنی تصنیف کا ماخذ صرف ایسی ہی کتابیں رکھی ہیں جو اس فن میں نہایت مستند و معتبر و مسلم ہیں اور تفسیر قرآن میں اتباع سلف کا پورا اہتمام کیا گیاہے۔جو تفسیر کی حقیقی روح ہے۔(14)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند ان کی تالیف کے متعلق ان الفاظ میں رطب اللسان ہیں:

لغات القرآن کے سلسلے میں متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں نقش ثانی کی حیثیت قاموس القرآن کی ہے جو جناب محترم مولانا قاضی زین العابدین سجاد کی فکری اور ذہنی کاوشوں کا ثمرہ ہے۔ لغات قرآن کا یہ قابل قدر ذخیرہ جسے احقرنے جستہ جستہ دیکھا ہے اپنی افادی حیثیت میں قابل قدر اور لائق ستائش ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ محض لغات قرآنی ہی کا حل نہیں ہے بلکہ بہت سے مضامین قرآنی کا بھی ایک قابل قدر ذخیرہ ہے۔ ہر لغت کے ساتھ تشریحی نوٹ دیا گیاہے جس میں اس لغت کا استعمالی مفہوم مع تشریح کے پیش کر دیا گیاہے جس سے یہ کتاب قرآنی الفاظ کی انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت میں آگئی ہے۔ قاضی صاحب کا لغوی ذوق کسی تعرف کا محتاج نہیں اس سے پہلے ان کی لطیف تالیف بیان اللسان اہل علم کے سامنے آچکی ہے۔ اب یہ قاموس القرآن سامنے آرہی ہے جو لغت کے ساتھ عربیت، تاریخ اور تفسیر کی بھی زبردست چاشنی اپنے اندر رکھتی ہے۔(15)

ضیاءالقرآن لفہم القرآن:

یہ کتاب ترجمہ قرآن اور لغت دونوں کی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ چونکہ اس کا طرز تالیف لغت کی طرز پر نہیں بلکہ ترجمہ قرآن کی نہج پر ہے اس لئے اس کی ترتیب بھی آیات قرآن کی طرز پر ہے۔ اس کا صرف ایک ہی جزء نظروں سے گزراہے جو کہ نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ اس جزء میں فقط پارہ الم کا ترجمہ و لغوی تشریح و معانی دیے گئے ہیں۔ اس کے مزید جزء تالیف و شائع ہونے کے متعلق معلومات میسر نہ ہو سکیں۔ اس کے مولف کا نام حافظ شیخ احمد ہے اور یہ حیدرآباد دکن سے ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی۔

لسان القرآن:

یہ کتاب مولانا محمد حنیف ندویؒ کی تالیف ہے جو اہل حدیث مکتبِ فکر کے نمائندہ ہیں۔ لسان القرآن پہلی مرتبہ ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی۔ جسے معروف علمی ادارہ ثقافت اِسلامیہ، لاہور نے اہتمام سے شائع کیا۔ مولانا حنیف ندوی نے لسان القرآن میں قرآنی الفاظ کے معانی کے تعین کے لیے تین پیمانے مقرر کئے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں:

"ہمارے نزدیک فکر و تدبر کے تین پیمانے ہیں جو قرآن فہمی کے لیے از حد ضروری ہیں:

1۔ عصر نبوت کا استحضار

2۔ زبان عربی پر کامل عبور

3۔ قرآنِ حکیم سے بدرجہ غایت محبت وشغف۔"

عصر نبوت کے استحضار کا مطلب اس دور کو سامنے رکھنا ہے جب قرآن نازل ہو رہا تھا اور ایک معیاری اسلامی معاشرہ کی تشکیل کر رہا تھا۔ اُنہوں نے جن کتب سے اِستفادہ کیا ان میں تاج العروس، لسان العرب، مقای۔یس اللغۃ، اَساس البلاغۃ اور مفرداتِ امام راغب سر فہرست ہیں۔ ان کا طریق کار یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے ہر لفظ کے مادہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر اس کے مشتقات اور طرق اِستعمالات و محاورات کو بیان کرتے ہیں اور اس کے بعد متعین اور راجح معانی کو واضح کرتے ہیں۔

اُنہوں نے جس تفسیری ادب کو سامنے رکھا، جن کتب سے مدد لی ان میں ابو الفرا اسمٰعیل حافظ ابن کثیر کی تفسیر القرآن جسے عموماً تفسیر ابن کثیر کہا جاتا ہے اور تفسیر کبیر علامہ رازی اور زمخشری کی کشّاف زیادہ راجح ہیں۔ ایک اور بات اُنہوں نے لکھی جو ان کے فکری حصار کا بھی پتہ دیتی ہے۔ نیز ان کی فکری آزادی کی نشاندہی بھی کرتی ہے۔

وہ لکھتے ہیں:

"ہم ڈرتے ڈرتے اس حقیقت کے اظہار میں بھی کوئی باک محسوس نہیں کرتے کہ صوفیا کبار، اہل اللہ اور ائمہ اہل بیت نے کہیں کہیں جو تفسیر و تعبیر کے جام و سبو چھلکائے ہیں، ان کو بھی ہم نے چکھا اور برتا ہے"۔

مولانا محمد حنیف ندوی اپنی کتاب لسان القرآن میں مآخذ کے چار مدارج قائم کرتے ہیں:

ا۔ کتاب و سنت کی تصریحات

2۔ صحابہ کرام و تابعین سے منقول توضیحات

3۔ آیت کا سیاق و سباق

4۔ مستند تفاسیر و کتب احادیث(16)

معجم القرآن:

یہ کتاب حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب نقشبندی مجددی رحمہ اللہ کے خلف رشید صاحبزادہ حافظ سید فضل الرحمٰن صاحب کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں مصنف نے حروف تہجی کو ملحوظ خاطر رکھا ہے اور عوام الناس کی افادے کے پیش نظر

الفاظ کو قرآنی رسم الخط میں تحریر کیا گیا ہے۔ تمام ابواب حروف تہجی کے اعتبار سے قائم کیے گئے ہیں اور ہر باب میں فصول کو بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے اور پوری کتاب میں بائیں جانب والے ہر صفحہ پر ایک گلدستہ کی شکل بنا کر اس میں باب والے حروف کو درج کر دیا گیا ہے تاکہ پہلی ہی نظر میں باب معلوم ہو سکے۔ ثلاثی مجرد کے ابواب کو الفاظ کے ساتھ ہی قوسین میں باب کے ابتدائی حرف کو لکھ کر ظاہر کیا گیا ہے۔ جیسے کرہ(س) قتل(ن) وجد(ض)۔ س سے باب سمع یسمع، ن سے باب نصر ینصر اور ض سے باب ضرب کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس طرح ثلاثی مزید کے ابواب کے لئے بھی لفظ سے متصل قوسین میں اس باب کے ابتدائی دو یا زائد حروف کو لکھا گیا ہے جیسے ودعک(تف) تفعیل کے لئے، نکتل(افت) یعنی افتعال کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ معلومات دیگر کتب میں اس تفصیل سے نہیں دی گئیں اور اس سے اس کتاب کی افادیت میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ نہج کو دیکھا جائے تو مصنف کافی حد تک مولانا عبد الرشید نعمانی کی لغات القرآن سے متاثر نظر آتے ہیں۔ مگر مصنف کی کتاب کی تقریظ میں مولانا عبد الرشید نعمانی تالیف کے متعلق ان الفاظ میں رطب اللسان ہیں۔

"حافظ سید فضل الرحمٰن صاحب نے قرآن کریم کی یہ مختصر اور جامع فرہنگ اس انداز سے مدون کی ہے کہ ہر لفظ جس شکل میں قرآن مجید میں وارد ہوا ہے اسی طرح اس کو اپنی اصلی صورت میں بہ ترتیب حروف ہی مرتب کر کے اس کے معانی اور ضروری تشریح نقل کر دی گئی ہے۔ پھر ہر لفظ کے ساتھ اسکا اشاریہ بھی ذکر کر دیا گیا ہے تاکہ ضرورت کے وقت قرآن کریم سے مراجعت میں آسانی ہو۔ اس طرح یہ کتاب مختصر ہونے کے ساتھ عام لوگوں کے لئے خاصی معتبر بن گئی ہے۔"(17)

اس کتاب میں عام طور پر الفاظ کے وہ معانی لکھے گئے ہیں جو علماء اور مفسرین کے نزدیک قرآن مجید میں مراد لئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت شاہ رفیع الدین وحضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے تراجم، راغب اصفہانی کی المفردات القرآن اور حضرت مولانا عبد الرشید نعمانی کی لغات القرآن قابل ذکر ہیں۔ معانی کے بعد نہایت اختصار کے ساتھ سادہ زبان میں الفاظ کی ضروری صرفی و نحوی تشریح کی گئی ہے۔ ہر مشتق کا مصدر، اگر اسم ہے تو اس کے واحد جمع نیز تذکیر و تانیث وغیرہ کی بھی ضروری تفصیلات لکھی گئی ہیں۔ ہر لفظ کے معانی و صرفی نحوی تشریح کے بعد اس لفظ کا حوالہ یا حوالہ جات دیے گئے ہیں اور جو الفاظ قرآن کریم میں دس سے زیادہ مقامات پر آئے ہیں ان کے حوالے اختصار کی غرض سے ترک کر دیے گئے ہیں(دیگر ایڈیشن میں خصوصاً آخری ایڈیشن میں تمام حوالے دیے گئے ہیں جو ۲۵ سے ۳۰ مقامات پر آئے ہیں)۔ سہولت کی خاطر سورت اور آیت کا حوالہ دیا گیا ہے لہٰذا خط کے اوپر کا ہندسہ اس آیت کو ظاہر کرتا ہے جس میں وہ لفظ آیا ہے اور خط کے نیچے کا ہندسہ سورت کا نمبر بتاتا ہے سحاب: بادل، ابر جمع سحب ۱۳/ ۱۲۔

عمومی طور پر یہ لغت نہایت اہمیت کی حامل لغت ہے جس میں قاری کے تمام سوالوں کا حل دینے کی کوشش کی گئی ہے جس سے قرآن فہمی میں خاطر خواہ مدد ملتی ہے۔

اس کتاب کی اشاعت اول 1984ء میں ہوئی جبکہ اشاعت ثانی اور ثالث بالترتیب 1986ء اور 2008ء میں ہوئی۔

لغات القرآن از مولانا عبدالرشید نعمانی:

مولانا عبدالرشید نعمانی نے یہ لغت ۱۹۸۶ء میں دارالاشاعت کراچی سے شائع ہوئی۔ لغات القرآن چھ حصوں پر مشتمل ہے ابتدائی چار حصے مولانا نے خود ترتیب دیئے ہیں جبکہ آخری دو حصے ضعف و بیماری کی بناء پر مولانا عبدالحلیم الجلالی نے ترتیب دیئے ہیں۔ لغات القرآن کو سب سے پہلے ندوۃ المصنفین نے ہی شائع کروایا بعد میں یہ کتاب لاہور اور کراچی کے متعدد ناشرین نے شائع کی اور حال ہی میں یہ کتاب دار الاشاعت کراچی سے تین جلدوں میں شائع ہوئی یہ لغت حروف معجم کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہے۔ مولف نے امام راغب کی مفردات القرآن کو اس کتاب کی اساس قرار دیا ہے گو کہ فائدے میں اضافے کے لئے دیگر بہت سی معلومات و مباحث کا اضافہ کیا گیا ہے اور بے شک اردو زبان میں اس کتاب کو اساس کا درجہ حاصل ہے۔ مولانا عبدالرشید نعمانی نے اپنی کتاب لغات القرآن کو حروفِ معجم کی ترتیب سے مرتب کیا ہے۔ جسکا مقصود یہ ہے کہ ایک عربی سے نابلد اور عام قاری جو محض ذوقِ مطالعہ کی خاطر اس لغت سے استفادہ کرنا چاہے یہ آسانی کر سکتا ہے بلکہ مولنا کی طرزِ تحریر اور جس خوش اسلوبی سے انہوں نے ضروری معلومات یکجاء کیا ہے ایک عام قاری کے ذوقِ مطالعہ کی تسکین کا باعث ہے بلکہ اس موضوع سے متعلق مزید مطالعہ کا شوق بھی پیدا کرتا ہے۔ اس لغت کا یہ وصف اس لغت کو دیگر لغات القرآن سے ممتاز کرتا ہے۔ مولانا لغت کی ترتیب کے حوالے سے رقمطراز ہیں۔

کتاب کی تدوین کی صورت یہ کہ حروفِ معجم کی ترتیب سے لکھے گئے ہیں اور ترتیب ظاہر الفاظ کی صورت پر بھی رکھی گئی ہے ماخوذ اشتقاق کا لحاظ نہیں کیا گیا کیوں کہ اس کا دریافت کرنا عوام کی دسترس سے باہر ہے بلکہ متوسطین کو بھی ماخوذ پر پوری طرح عبور نہیں ہوتا ہے۔(18)

اول حرف باب ہے اور ثانی حرف فصل، پہلے لفظ لکھا گیا ہے پھر اسکا سلیس ترجمہ اب اگر وہ لفظ حرف ہے تو اسکے معانی مع امثلہ بیان کئے گئے ہیں اور اگر فعل ہے تو اسکا صیغہ، باب اور مزید فیہ ہے تو اسکا باب ذکر کیا گیا ہے اور مجرد میں اسکے مادہ اشتقاق کا ترجمہ لکھ دیا گیا ہے۔ یعنی دیگر کتبِ لغات القرآن یا تو مادہ و اشتقاق کی بناء پر مرتب کی گئی ہیں یا تو آیاتِ قرآن کی ترتیب سے لیکن مولانا نعمانی

نے تمام الفاظ قرآنی کی فہرست مرتب کر کے اس کو فصول وابواب میں تقسیم کر دیا ہے۔ مولانا نے الفاظِ قرآن کی فہرست ترتیب دیتے وقت الفاظ مرکّبہ میں ضمائر کو بھی نظر انداز نہیں کیا بلکہ اس سے بڑھ کر ترکیب افعالی وتوصیفی بھی بیان کر دیئے ہیں جس سے دیگر لغاتِ قرآن خالی ہیں۔ اس سے لغت کی افادیت میں نہ صرف اضافہ ہوا ہے بلکہ یہ ہی وجہ ہے کہ یہ لغت ایک عام قاری کے لئے بھی اتنی ہی دلچسپیوں کا سامان رکھتی ہے جتنا کہ ایک عربی شدھ بدھ رکھنے والے قاری کے لئے۔ مولانا نے قرآن میں موجود قصص پر تحقیقی انداز میں بحث کی ہے اور چیدہ چیدہ تمام تفصیلات نہایت جامع انداز میں یکجا کر دی ہیں ساتھ ہی اس بات کا بالخصوص اہتمام کیا ہے کہ وہ ان حوالوں کا بھی ذکر کریں جہاں سے مذکورہ معلومات نقل کی گئی ہیں اسکا ایک فائدہ تو یہ ہوا کہ قاری کے ذہن میں موجود شکوک کا شافی جواب مل جاتا ہے دوسرے اگر قاری مزید معلومات چاہتا ہے تو مذکورہ حوالے سے کتاب کا مطالعہ کر کے دیگر تفصیلات بھی بآسانی لے سکتا ہے۔

تیسیر القرآن:

یہ عطاء الرحمٰن پرنسپل فہم قرآن انسٹیٹیوٹ کی تالیف ہے۔ عطاء الرحمن ثاقب ۲۱/جون ۱۹۶۰ء کو ضلع فیصل آباد تحصیل سمندری کے ایک گاؤں ۴۷۴ گ ب کے ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدِ گرامی مولوی عبد الرحمن حصاری اپنے گاؤں میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ حمن ثاقب ۲۱/جون ۱۹۶۰ء کو ضلع فیصل آباد تحصیل سمندری کے ایک گاؤں کے ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدِ گرامی مولوی عبد الرحمن حصاری اپنے گاؤں میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ عطاء الرحمن ثاقب نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والدِ گرامی سے ہی حاصل کی۔ مزید تعلیم کے لئے والد نے اپنے اس ہونہار بیٹے کو جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ فیصل آباد میں داخل کروا دیا۔ جہاں درسِ نظامی کی ابتدائی کلاسیں پڑھیں۔ کچھ عرصہ بعد جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ، فیصل آباد سے جامعہ لاہور الاسلامیہ (جامعہ رحمانیہ) میں داخلہ حاصل کر لیا۔ محترم حافظ ثناء اللہ مدنی سے حدیث پڑھی اور دیگر اساتذہ سے علومِ شریعہ میں دسترس حاصل کی۔ ان کا شمار جامعہ کے ذہین طلبا میں ہوتا تھا۔ آپ علومِ دینیہ وعربیہ کے ساتھ ساتھ جامعہ کے نظام کے مطابق دوسری شفٹ میں عصری علوم بھی حاصل کرتے رہے۔ اور ۱۹۸۲ء کے میٹرک امتحان میں لاہور بورڈ سے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اس اِعزاز کو اُس وقت جامعہ کے آرگن ماہنامہ 'محدث' میں بھی شائع کیا گیا

جامعہ سے فراغت کے بعد ایک عرصہ تک مدیر جامعہ لاہور الاسلامیہ مولانا حافظ عبد الرحمن مدنی صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ / سیکرٹری رہے اور اس دوران جامعہ میں بعض اسباق کے علاوہ مدنی صاحب کی سرپرستی میں بعض کتابوں کے اُردو تراجم بھی

کرتے رہے جس میں امام ابن تیمیہ کی کتاب الحسبة فی الاسلام وغیرہ شامل ہیں۔ اسی دوران ان کی شدید خواہش کی تکمیل کی غرض سے مہتمم جامعہ نے انہیں جامعہ الملک سعود (ریاض یونیورسٹی) کے 'عریبک ٹیچر ٹریننگ کورس' میں داخلہ دلوایا۔ ریاض یونیورسٹی میں مختلف موضوعات پر مقابلے ہوتے رہتے تھے۔ اس طرح کا ایک مقابلہ جس میں ابن تیمیہ کی کتاب الحسبة فی الاسلام کو یاد کر کے سنانا تھا۔ آپ نے بھی اس میں حصہ لیا اور اس میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے اسی یونیورسٹی سے انعام حاصل کیا

یہ تربیتی کورس چونکہ تین ماہ کے دورانئے کا تھا۔ اس لئے جامعہ رحمانیہ نے جناب عطاء الرحمن ثاقب کو ان کی ذہانت اور عربی زبان سے خصوصی لگاؤ کے پیش نظر انہیں دوبارہ اعلیٰ تعلیم کے لئے ریاض کی ایک دوسری اسلامی یونیورسٹی امام محمد بن سعود کے کلیہ اُصول الدین میں داخل کروادیا۔ اس طرح عطاء الرحمن ثاقب وہ واحد طالب علم ہیں جنہیں جامعہ رحمانیہ نے دو دفعہ سعودی عرب میں تعلیم کے لئے بھیجا۔ جناب پروفیسر عطاء الرحمن ثاقب جہاں ایک کہنہ مشق مدرّس اور مفسر قرآن تھے، وہاں آپ ایک کامیاب قلمکار بھی تھے۔ آپ نے علامہ احسان الٰہی ظہیر کی مختلف فرقوں پر مشتمل عربی کتب البریلویة، الشیعة والسنة، القادیانیة وغیرہ کا سلیس اور رواں اُردو میں ترجمہ کیا۔ بعض ازاں جب انہوں نے ادارۂ فہم قرآن قائم کیا تو قرآن کی آواز کو مزید موئثر بنانے کے لئے زبان کے ساتھ ساتھ قلم کا بھی سہارا لیا۔ اس کے لئے انہوں نے ترجمہ قرآن کو آسان بنانے کے لئے تیسیر القرآن ڈکشنری کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ جس میں ہر لفظ کی لغوی، نحوی اور صرفی تشریح کے علاوہ اس کا اصطلاحی مفہوم بھی واضح کیا۔ پھر تیسیر القرآن لیکچرز کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں نحو و صرف کے بنیادی قواعد کو عام فہم انداز میں پیش کیا۔ بعد ازاں ستمبر ۱۹۹۹ء میں مجلہ فہم القرآن کے نام سے ایک ماہانہ رسالہ کا اجرا کیا۔ جس کا اداریہ آپ خود لکھتے۔ اس کے علاوہ اس میں تیسیر القرآن لیکچرز، دروسِ حدیث، تیسیر القرآن ڈکشنری اور قرآن کی لغوی تشریح کے لئے لغة القرآن کے عنوان سے ایک مستقل سلسلہ بھی شروع کیا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی موضوعات پر آپ لکھتے رہے۔ جامعہ رحمانیہ میں کام کے دوران 'محدث' میں بھی آپ کے بعض تراجم شائع ہوئے۔(19)

تیسیر القرآن ڈکشنری - آپ کی شہادت کے باعث اس لغت کا ایک ہی جز چھپ سکا جو کہ پانچ پاروں پر مشتمل ہے۔ یہ آیات قرآنی کی ترتیب سے مدون کی گئی ہے جس کا طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے آیت نمبر درج ہے اس کے آگے آیت نقل کی گئی ہے اور اس کے سامنے متعلقہ لفظ کے بنیادی معنیٰ اور مذکورہ جگہ پر وہ لفظ کن معانی میں استعمال ہوا ہے اسکی تفصیل درج ہے ساتھ ہی اس کی لغوی تفصیلات بھی بیان کر دی گئی ہیں۔ یہ لغت قرآنی کے موضوع پر اردو زبان میں ایک نہایت فائدہ مند اور اعلیٰ اضافہ ہے۔

تصویر القرآن مع لغت القرآن:

یہ جناب ابو القاسم شمس الرحمٰن صاحب کی تصنیف ہے۔ یہ نہ صرف قرآنی لغت ہے بلکہ اس میں عربی زبان خصوصاً قرآنی عربی کے متعلق خاطر خواہ معلومات، قواعد وغیرہ جمع کر دیے گئے ہیں۔ یہ تصنیف انیس ابواب پر مشتمل ہے اور آخر میں لغت القرآن ترتیب دی گئی ہے۔ اس کتاب کا مقصد تصنیف مصنف کے نزدیک یہ ہے کہ ایک عام قاری قرآن اور اس کی زبان سے واقفیت حاصل کر کے ترجمہ کی صلاحیت کا حامل بن سکے۔ مولف اپنی کتاب کے مقدمے میں اس کتاب کے مقصد تالیف کے متعلق تحریر کرتے ہیں

اس کتاب کے درج ذیل ابواب کو آپ نے ہفتے میں ایک گھنٹہ کے حساب سے صرف ۱۰ گھنٹے کا وقت دے کر، مطالعہ کر کے سمجھ لیا اور مشق کر لی اور جن اسباق یا گردانوں کو یاد کرنے کے لئے لکھا ہے اگر یاد کر لیا تو ان شاء اللہ آپ قرآن مجید کا ترجمہ کرنے میں بے انتہا آسانی محسوس کریں گے

کثیر الاستعمال الفاظ یاد کریں۔

ماضی، مضارع، امر اور نہی کی گردانیں صرف فعل سے یاد کریں۔

اردو میں مستعمل قرآن مجید کے الفاظ۔

جملے کیسے بنتے ہیں۔

تین حرفی الفاظ (ثلاثی مجرد) سے اسماء کی تعمیر و تغیر 'سلامتیون' سے۔

تین حرفی الفاظ (ثلاثی مجرد) سے افعل کی تعمیر و تغیر 'سلامتیون' سے۔

آیئے ترجمہ کریں۔

سلامتیون کیا ہے۔

اسماء الٰہیہ، اسماء نبوی ﷺ اور اسماء قرآن کے معانی یاد کر لیں۔

ثلاثی مزید فیہ۔20

یہ اپنی نوعیت کی واحد لغت ہے جو اس ناچیز کی نظروں سے گزری ہے۔ اس کتاب کو اگر ترجمے کے تناظر میں دیکھا جائے تو نہایت مفید ہے مگر بحیثیت لغت القرآن کے یہ انتہائی مختصر ہے کہ جس میں صرف الفاظ کے معانی بالاختصار درج ہیں اور مزید تفصیلات کے طلب گار کی تشنگی باقی رہ جاتی ہے مثلاً ایک لفظ کے ذیل میں معروف و مستعمل معانی لکھ دیے گئے ہیں اور مزید تفصیلات کا ذکر نہیں

کہ مطلوبہ لفظ قرآن مجید میں کتنی جگہوں پر کن کن معانی میں استعمال ہوا ہے۔ نیز اس کی صرفی و نحوی تعلیل بھی قاری کے سپرد کر دی گئی ہے۔ بلاشبہ قرآنی ترجمہ کے ذیل میں یہ ایک نہایت مفید کتاب ہے مگر لغت القرآن کے طور پر اتنی افادیت کی حامل کتاب نہیں۔ اس کتاب کے ذریعے مصنف نے قرآن فہمی کا ایک نیا اسلوب متعارف کرایا ہے۔ مصنف کے مطابق اگر قرآن کے الفاظ کو اگر تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ترجمہ کرنا بہت آسان ہو جائے گا۔

کثیر الاستعمال الفاظ

اسماء

افعال

ان تین حصوں کا مطالعہ، پہچان اور ان کو یاد کرنے میں آسانی کے لئے کثیر الاستعمال الفاظ، اسماء کی تعمیر سلامتیون سے اور افعال کی تعمیر سلامتیون سے اس کتاب میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں جتنے بھی ابواب بنائے گئے ہیں ان میں مختلف انداز میں بار بار یہی بات سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کس طرح عربی زبان میں تین حرفی لفظ سے اسماء اور افعال بنتے ہیں۔ 'سلامتیون' س ل ام ت ی و ن اس کتاب کا بنیادی محور ہیں۔

انوار البیان فی حل لغت القرآن:

یہ کتاب چوہدری محمد علی کی تالیف ہے اور اس کا دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا۔ یہ قرآن مجید کی سورتوں کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہے۔ اس میں صرف ضروری اور مشکل الفاظ کی تشریح کی گئی ہے اور تمام الفاظ ذکر نہیں کیے گئے۔ مؤلف نے کتاب میں اُصول یہ رکھا ہے کہ وہ پہلے سورۃ کا نمبر، پھر آیت کا نمبر اس کے بعد جملہ یا الفاظ کا حوالہ دیتے ہیں۔ مثلاً ۳-۱۹۹ اس میں ۳ سورۃ کا ہے جبکہ ۱۱۹ آیت ہے۔ یہی جدید تحقیق کا اُصول بھی ہے جس کو مؤلف نے ملحوظ رکھا ہے۔ مولف اپنی کتاب کے متعلق یوں رقم طراز ہیں۔

اصطلاحاً یہ کتاب نہ تو لغات ہے نہ تفسیر نہ ترجمہ اس بناء پر اس کا نام 'انوار البیان فی حل لغات القرآن' رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب قرآنِ مجید کے ان طالب علموں کے لیے لکھی گئی ہے جو زبان عربی کا کم از کم ابتدائی علم رکھتے ہوں اور صرف و نحو کی مبادیات سے واقف ہوں اور اس سلسلہ کی مزید معلومات کے خواہشمند ہوں۔ یہ کتاب نہ صرف ان کو قرآنی عبارت کے مختلف الفاظ اور جملوں کی تعلیل صرفی اور ترکیبِ نحوی میں مددگار ثابت ہوگی بلکہ ربطِ الفاظ و آیات میں بھی معاونت کرے گی۔21

انوار البیان کے بارے میں بعض اہل علم کی تقاریظ بھی آغاز میں شامل کی گئی ہیں۔ ان کے مطابق مفتی مبشر احمد اُستادِ حدیث فرماتے ہیں۔

"اس تالیف کو بندہ نے حرفاً حرفاً پڑھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ یہ تالیف موجودہ دور کے اُردو تعلیم یافتہ طبقہ کے لیے نہایت ہی مفید ہے"۔(22)

سرگودھا یونیورسٹی کے وائس چانسلر جو خود عربی زبان واَدب کے مسلّم اُستاد ہیں، ان کی رائے ہے کہ۔

"یہ کتاب صرف منتہی حضرات کے استفادہ کے لیے ہے۔ اس سے عام قاری کی بجائے وہی استفادہ کر سکتا ہے جو عربی زبان و ادب سے بنیادی واقفیت رکھتا ہو۔ ایک شخص جس نے عربی گرامر کبھی نہیں پڑھی، اس کے لیے قواعد یا حذف یا الفاظ کے باہم مقلوب ہونے یا تقدیم و تاخیر کی بحثیں چنداں مفید نہیں۔"

انوار البیان' میں قرآنِ مجید کی سورتوں اور پاروں کی ترتیب سے معانی بیان کئے گئے ہیں جبکہ دیگر عام لغات میں ایسا نہیں۔ مثلاً 'لغات القرآن' پرویز میں ہر لفظ کا مادہ تلاش کر کے اس مادہ کے تحت معانی دیئے گئے ہیں۔ 'انوار البیان' میں سورتوں کی ترتیب کا لحاظ ہے۔ اس طرح قاری کے لیے تلاش نسبتاً آسان ہوتی ہے۔

حصہ دوم کے آخر میں موصوف نے روایتی انداز میں قرآنِ مجید کے رموز واوقاف، منازل قرآن درج کئے ہیں۔ قرآن مجید کی سورتوں کی تعداد بلحاظِ پارہ لکھی ہے، لیکن جانے کیوں سورۃ انشراح کے بعد اگلی سورتوں کا اِندراج نہیں ہے۔ پھر قرآنِ مجید کی ترتیب سورتوں کے مطابق لکھی ہے۔ یہ سارا حصہ تحصیل حاصل ہی لگتا ہے۔ البتہ اُنھوں نے قرآن مجید کی ترتیب نزولی کا آخر میں اندراج کیا ہے۔ لوح پر لکھا ہے: ترتیبِ نزول مرتبہ علمائے ازہر۔ اس عنوان کے نیچے پہلے مکی سورتوں کی نزولی ترتیب کو درج کیا ہے، جس میں ۸۶ سورتیں ہیں اور پھر مدنی سورتوں کو ترتیبِ نزولی کے مطابق لکھا ہے جن کی تعداد ۲۸ ہے۔ لیکن اس سلسلے میں ان کا ذریعہ اطلاع کیا ہے، اس کا تذکرہ نہیں ہے۔ ماسوائے اس کے کہ آغاز میں مرتبہ: علمائے ازہر کہہ دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ مہمل حوالہ ہے جس کا مکمل ماخذ بتلانا ضروری تھا۔(23)

لغات القرآن الکریم:

یہ کتاب قرآن کے مشکل الفاظ پر مبنی کتاب ہے جسے آسانی کے لئے عوام الناس کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔ بھارت سے یہ انڈرسٹینڈ قرآن اکیڈمی کی جانب سے پیش کی گئی ہے۔ اس اکیڈمی کے بانی عبد العزیز عبد الرحیم صاحب ہی اس کتاب کے مصنف

ہیں۔ یہ کتاب دراصل اس کورس کا حصہ ہے جو وہ قرآن فہمی کلاسز میں پیش کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کے صوتی لیکچر اور سلائیڈز کی مدد سے دیے گئے پریزینٹیشن بھی شامل ہیں۔ وہ یہ کورس بذریعہ انٹرنیٹ پیش کرتے ہیں۔ بہر حال یہ لغت سورت کے حساب سے ترتیب دی گئی ہے۔ چونکہ یہ مشکل الفاظ کی لغت ہے اس لئے اس میں تمام الفاظ قرآنی ذکر نہیں کیے گئے ہیں نہ ہی الفاظ کی نحوی وصرفی تحلیل کی گئی ہے۔ محض معانی پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ بذات خود صرف ایک لغت نہیں بلکہ اس سے متصل پورا کورس ہے جو پڑھایا جاتا ہے جسکا مقصد قرآن فہمی اور ترجمہ قرآن کی صلاحیت کا حصول ہے اس لئے یہ کتاب نہایت مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ ضروری تفسیری تشریحی مباحث سے عاری ہے۔ لیکن اگر کسی لفظ کے محض لفظی معانی درکار ہوں تو یہ نہایت مفید کتاب ہے جو کہ انٹرنیٹ پر بآسانی دستیاب ہے۔

لغت القرآن :

یہ مفتی محمد نعیم، دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی کی تالیف ہے۔ اس کی ترتیب اور اسلوب تحریر منفرد حیثیت رکھتا ہے اور اس ترتیب اور اسلوب پر اردو زبان میں یہ واحد لغت قرآن نظروں سے گزری ہے۔ اس کتاب کو مولف نے چار مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

کثیر الاستعمال قرآنی اسماء: یہاں اسماء سے مراد وہ قرآنی الفاظ ہیں جو عربی گرامر میں 'اسم جامد' کہلاتے ہیں جو نہ خود کسی دوسرے اسم سے مشتق ہوتے ہیں اور نہ ہی کوئی دوسرا اسم خود اس سے مشتق ہوتا ہے جیسے رجل کا مطلب آدمی مگر یہ ایسا اسم ہے جو کسی دوسرے اسم مشتق ہوا ہے اور نہ ہی اس سے دوسرے اسماء نکلے ہیں اور پھر ان جامد اسماء میں سے جو اسم دس یا اس سے زیادہ مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے اس کو 'کثیر الاستعمال' یا کثیر تعداد والے اسماء کے کالم میں درج کر دیا گیا ہے چنانچہ اس معیار کو ملحوظ رکھتے ہوئے کثیر تعداد میں استعمال ہونے والے اسماء کی فہرست مرتب کی گئی ہے۔

قلیل الاستعمال قرآنی اسماء: اس کالم میں قلیل الاستعمال ہونے کا مدار قرآن کریم میں اس کے استعمال کی تعداد پر ہے اگر وہ اسم دس مرتبہ سے کم قرآن کریم میں آیا ہے تو اسے 'قلیل الاستعمال' اسماء کے کالم میں درج کیا گیا ہے۔

کثیر الاستعمال قرآنی مصادر: یہ کالم لغت القرآن کا طویل ترین کالم ہے۔ اس میں 'کثیر الاستعمال' کا معیار تو گزشتہ تفصیل کے مطابق دس کے عدد پر رکھا گیا ہے باقی اس کالم میں قرآنی مصادر سے مراد وہ الفاظ ہیں جن سے قرآنی صیغے اور افعال وجود میں آئے

ہیں۔ قرآن کریم میں مصادر کا استعمال بھی ہوا ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ اس مصدر سے وجود میں آنے والے مختلف صیغے پورے قرآن کریم میں مختلف مواقع میں استعمال ہوئے ہیں۔کثیر الاستعمال قرآنی مصادر کے تحت اس کالم میں مصادر کو بھی ذکر کیا گیا ہے اور خاص طور سے ان مصادر سے وجود میں آنے والے قرآنی صیغے بھی الگ درج ہیں اور ان صیغوں کے اندراج میں صرف انہی صیغوں کا انتخاب کیا گیا ہے جو قرآن کریم میں آئے ہیں۔ علم الصرف کے اعتبار سے اس مصدر کے دوسرے صیغے بھی ہوسکتے ہیں مگر وہ ہماری لغت القرآن کے موضوع سے خارج ہونے کی بناء پر درج نہیں کیے گئے پھر ان صیغوں کا استعمال قرآن کریم میں جتنی مرتبہ بھی ہوا ہے اس کی تعداد بھی لکھ دی گئی ہے مثلاً اس لغت کے پہلے مصدر 'الاباء' کو لے لیجئے اس مصدر سے وجود میں آنے والے صیغوں میں سے قرآن کریم میں مندرجہ ذیل استعمال ہوئے ہیں 'ابا'، 'ابوا'، 'ابی'، 'تابیٰ'، 'یاب'، 'یابیٰ'۔ اور یہ صیغے قرآن کریم میں تیرہ مقامات پر آئے ہیں۔ اس لغت کے پہلے مصدر کے یاد کرنے سے قرآن کریم کے تیرہ الفاظ کا مفہوم ذہن نشین ہوجاتا ہے۔

قلیل الاستعمال قرآنی مصادر: اس عنوان کے تحت ان قرآنی مصادر کا اندراج کیا گیا ہے جن کا قرآن میں استعمال ہمارے مقرر کردہ معیار کے مطابق دس سے کم مرتبہ ہوا ہے۔ اس کالم میں مصادر، انکے معانی اور وجود میں آنے والے صیغے درج کیے گئے ہیں۔(24)

منتخب لغات القرآن:

یہ دارالعلوم دیوبند کے استاذ مولانا مفتی محمد نسیم صاحب کی تالیف ہے۔ اس کی پہلی جلد جو کہ پندرہ پاروں پر مشتمل ہے جولائی ۲۰۰۹ء میں مکتبہ دارالھدیٰ سے شائع ہوئی۔ یہ قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند لغت معلوم ہوتی ہے جو عام فہم زبان میں قیمتی مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ ایک علمی اور تحقیقی کتاب ہے جو تفسیر کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے آراستہ ہے۔ اس کتاب میں الفاظ قرآنی کی نہ صرف عمدہ تشریح موجود ہے بلکہ صرفی و نحوی تحقیق بھی ہے۔ حضرات انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام کے مبارک حالات بھی اس کتاب کے لئے باعث زینت ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے استاذ جناب اشتیاق احمد اس کتاب پر ان الفاظ میں تبصرہ کرتے ہیں:

پیش نظر "منتخب لغات القرآن" دارالعلوم دیوبند کے قدیم وکامیاب استاذ حضرت مولانا مفتی محمد نسیم صاحب کی ہے، موصوف صلاح اور صلاحیت دونوں صفات سے متصف ہیں، مادر علمی میں تقریباً تیس سال سے مقبول استاذ کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہے ہیں، قرآن وسنت فقہ اسلامی کے ساتھ عربی زبان وادب میں مہارت رکھتے ہیں؛ چنانچہ مادر علمی میں جہاں ادب عربی کے طلبہ

آپ کی تربیت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں وہیں بیس سال سے زائد عرصہ سے ترجمہ قرآن پاک اور تفسیر جلالین کی تدریس بھی آپ سے متعلق ہے۔ یہ کتاب آپ کی تیسری تصنیف ہے، اس سے پہلے دو کتابیں منصہ شہود پر آچکی ہیں، "منتخب لغات القرآن" آپ کی شبانہ روز کی ان محنتوں اور کاوشوں کا ثمرہ ہے جو آپ نے مرادِ الٰہی تک پہنچنے میں صرف کی ہیں اس کی قابل ذکر خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱- اس میں قرآنی کلمات کی توضیح و تشریح سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے اعتبار سے ہے۔

۲- ہر لفظ سے پہلے دائیں جانب آیت نمبر درج کیا گیا ہے، پھر ہر کلمہ کے سامنے بائیں جانب اس کے معانی لکھے گئے ہیں۔

۳- الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق میں اسم، فعل، واحد اور جمع کی نشاندہی کے ساتھ ہی ابواب اور صیغوں کی تعیین اور مادوں کی وضاحت کر دی گئی ہے، نحوی تحقیق میں وجہِ اعراب اور ترکیب بتائی گئی ہے۔

۴- بعض مقامات پر حسب ضرورت تفسیری مباحث بھی ذکر کیے گئے ہیں، خصوصاً ان آیات کے تحت جہاں مفسرین کے اقوال متعدد ہیں یا ضعیف یا موضوع احادیث کے ذریعہ تفسیر عام لوگوں کے ذہنوں میں ہے، ان مقامات پر راجح اور مضبوط قول کو لکھ دیا ہے، اور اختصار کے پیش نظر دراز نفس بحث سے اجتناب کیا ہے- اسی طرح وہ آیات جو تفسیر کے باب میں مشکل مانی گئی ہیں وہاں بھی قارئین کو تفسیری مباحث ملیں گے۔

۵- "منتخب لغات القرآن" کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ الفاظِ قرآنی کی تحقیق میں اتباعِ سلف کا کافی اہتمام کیا گیا ہے، یہی تفسیر قرآن کی حقیقی روح ہے، صحابہ و تابعین بھی عربی زبان و بیان سے واقفیت اور خیر القرون میں ہونے کے باوجود محض اپنی مرضی سے تفسیر نہیں کرتے تھے؛ بلکہ موجودہ اکابر سے پوچھتے تھے۔ مؤلف زید مجدہ بھی چہ جائے کہ عربی زبان کے رسیا ہیں؛ مگر تفسیر قرآن اور لغات کی وضاحت میں کہیں بھی مقررہ منہاج سے ہٹے نہیں ہیں۔ سارے اردو تراجم میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کو ترجیح دیتے ہیں، اور تفاسیر میں ان کے سامنے جہاں بیان القرآن، معارف القرآن، تفسیر عثمانی اور تفسیر ماجدی وغیرہ ہیں، وہیں بیضاوی، جلالین، مظہری اور قرطبی سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے۔ ترکیب نحوی میں "اعراب القرآن" پر اعتماد کیا ہے۔

۶- سورہ کے شروع میں اجمالی تعارف، آیات کی تعداد، خصوصیات اور مرکزی مضامین کی نشاندہی کے ساتھ ہر سورہ کی وجہ تسمیہ بھی درج کی گئی ہے۔

۷- انداز بیان تدریسی ہے، جس طرح درس گاہ میں استاذ الفاظ کی نحوی، صرفی، لغوی تحقیق کے ساتھ مختصر طور پر لفظ کا واضح اور قابل اعتماد ترجمہ کر دیتے ہیں، اور بضرورت نحوی ترکیب بھی بتاتے ہیں، مدلل اور محقق باتیں ہی طلبہ کو بتاتے ہیں، چلتے چلتے کہیں اجمال کی تفصیل ہو جاتی ہے؛ بس یہی انداز اس تالیف کا ہے- عربی کی تھوڑی بہت شد بد رکھنے والا آدمی اگر تلاوت کے وقت اس سے استفادہ کرے تو بہت جلد قرآن اور قرآنی مضامین سے قریب ہو جائے گا، إن شاءاللہ۔

۸- انبیائے کرام علیہم السلام اور امم سابقہ کے حالات میں عموماً رطب ویابس اقوال درآئے ہیں، اس تالیف میں قابل اعتماد اجزا ہی کو بیان کیا گیا ہے، اس کے علاوہ ذوالقرنین، یاجوج وماجوج، قارون، لقمان حکیم، اصحاب الرسّ، اصحاب ایکہ، اصحاب اخدود، اصحاب فیل اور قوم تُبّع وغیرہ کا تذکرہ بھی قابل اعتماد حوالوں سے پیش کیا گیا ہے۔(26)

آسان لغات القرآن:

یہ کتاب جناب جمیل الرحمٰن صاحب کی مرتب کردہ ہے اور اس کی اشاعت ۲۰۱۳ء میں الامین پرنٹر لاہور سے ہوئی۔ اس کتاب کی ترتیب اس اصول پر قائم کی گئی ہے کہ الفاظ کے معانی کا آغاز 'ا' سے کیا گیا ہے اس طرح کہ 'ا' سے شروع ہونے والے الفاظ پارہ وار درج کیے گئے ہیں یعنی پارہ ا سے ۳۰ تک 'ا' سے شروع ہونے والے الفاظ ایک ترتیب سے لکھے گئے ۳۰ پاروں کے الفاظ مکمل ہونے کے بعد 'ب' سے شروع ہونے والے الفاظ لئے گئے ہیں اور ان کو بھی پارہ ۳۰ تک لیجایا گیا ہے۔ علیٰ ھذا القیاس 'ا' سے 'ے' تک(27)۔

خلاصہ:

میرا یہ تحقیقی مقالہ جو کہ اس کے عنوان سے ہی واضح ہے کہ میں نے اس میں اردو زبان میں لکھی جانے والی قرآنی لغات کو موضوع بنایا ہے۔ اور اس میں بھی دو رائے نہیں کہ قرآن مجید کا فہم و درک اس کی زبان کے پردے میں ہے اور اس منبع علمی کے ہر طالب وصاحب علم کے لیے ناگزیر ہے کہ وہ اپنا مدخل اس کی زبان کو ہی سمجھے اور اسی کے راستے ہی اس میں داخل ہو اور اسی کے علوم و فنون پر عبور کو ہی مقدم رکھے اور چونکہ قرآن مجید کا نزول محض عربوں کے لیے نہیں بلکہ اس کے مخاطبین عجم بھی ہیں اس لیے اس مقصد کے حصول کے لیے اس میں شک نہیں کہ قرآنی لغات ہی وہ ذریعہ ہے جسے بنیاد کی حیثیت حاصل ہے اور جو نہایت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اور اسی غیر معمولی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے اس مقالے کے ذریعے کوشش کی کہ ان قرآنی لغات کا تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کر سکوں جو کہ اردو زبان میں لکھی گئی ہیں۔ اپنے اس مقالے میں میں نے اردو کی تقریباً تمام ہی چھوٹی بڑی

قرآنی لغات کا خلاصہ پیش کر دیا ہے جنمیں (یہاں چاہیں تو نام لکھ دے گا) تاکہ ہر اہل علم اپنی اپنی ضرورتوں کے مطابق ان سے مراجعت کر سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس سے استفادہ کی صورتوں کی بھی وضاحت کر دی ہے تاکہ طلباء وعلماء کو ان سے مراجعت کرنے میں کوئی دقت نہ پیش نہ آئے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مقالہ اس علم وفن کے تشنہ مسافروں کی تشنگی دور کرنے کے لیے معاون ہوگا اور اس میں طلباء وعلماء کے لیے دلچسپ مباحث ہوں گے۔

تجاویز:

علم کی دنیا ایک زندہ وجاوید دنیا ہے جس میں جمود اس علم سے اسکی حیات سلب کر لیتی چونکہ علم ہمیشہ بلندیوں کی جانب سفر کرتا ہے اور کوئی شخص یہ گمان نہیں رکھ سکتا کہ اس کا علم محیط کل ہے اور اگر کسی کو یہ دعوی ہے بھی تو یہ اس کی محض خام خیالی ہے چنانچہ کسی بھی موضوع پر ہر نئی تصنیف جہاں سابقہ تصانیف کے کچھ نئے پہلوؤں کی وضاحت کرتی ہے اس کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی اس تصنیف میں موجود انسانی خطاؤں کی بھی نشاندہی کرتی ہے اور کبھی کبھی انہیں محو کرنے میں بھی معاون ہوتی ہے اس لیے باوجود اس کے کہ ان میں سے ہر تصنیف اپنے مصنف کے کمال علمی کی داستان سناتی ہے اور اپنے مصنف کی علمی وسعت پر دال ہے لیکن ایسا نہیں ہے کہ ان میں سے ہر ایک تصنیف اپنی جگہ ایک کامل کتاب کا درجہ رکھتی ہے بلکہ ان میں سے مختلف تصانیف کبھی اپنے مواد کے اعتبار سے کبھی اپنی ترتیب کے حوالے سے اور کبھی نتائج اخذ کرنے میں کچھ کمزوریاں رکھتی ہے اس لیے کسی بھی علمی کام کو حرف آخر نہ سمجھنا چاہئے اور ان میں سے ہر ایک تصانیف پر تحقیق وتنقیح کا عمل جاری رہنا چاہئے تاکہ مواد ومعلومات اور ترتیب وقواعد کے ساتھ ساتھ اس کے نتائج میں بھی جہاں کہیں کچھ عقود ہوں یا جہاں کہیں مصنف کا قلم کسی غلط سمت چلا گیا ہو اس کا تعین بھی ہو سکے اور اس کی تصحیح بھی ممکن ہو اور روشنیوں کا یہ سفر روشنی کی طرح ہی سیدھی سمت میں رواں رہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] مفردات القران، ترجمہ وحواشی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ فیروزپوری، جلد اول صفحہ ۱۶ عرفان افضل پریس،

[2] مفردات القران، ترجمہ وحواشی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ فیروزپوری، جلد اول صفحہ ۱۶ عرفان افضل پریس

3 کتب غریب القران اعداد حسین بن محمد نصار، ۳۶۸ صفحہ

5 مفردات القران، ترجمہ وحواشی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ فیروزپوری، جلد اول صفحہ ۱۸ عرفان افضل پریس.

6 مفردات القران، ترجمہ وحواشی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ فیروزپوری، جلد اول صفحہ ،۱۸ عرفان افضل پریس.

7 مفردات القران، ترجمہ وحواشی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ فیروزپوری، جلد اول صفحہ ۱۹ عرفان افضل پریس.

[7] آسان لغات القرآن (عمدہ لغات القرآن)، مولانا شہید الدّین بنارسی، حدیث پبلی کیشنز لاہور، تقریظ.

[8] ناگپور یونیورسٹی ناگپور (بھارت) کا خراج تحسین، عالمی شہرت یافتہ مولانا عبدالکریم پاریکھؒ کی چوتھی برسی، عزیز بلگامی، اردو سخن ویب سائٹ، http://www.urdusukhan.com/3196.

[9] آسان لغات القرآن، الحاج مولانا عبدالکریم پاریکھ، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی، صفحہ ٦.

[10] لغات القرآن، غلام احمد پرویز، طلوع اسلام ٹرسٹ، طلوع اسلام ٹرسٹ لاہور، جلد ا صفحہ ١٢.

[11] بیسویں صدی کا فہم اسلام، خورشید احمد ندیم، المورد ادارہ علم و تحقیق، حصہ اول، صفحہ ٢٣، ٢٢، ٢١.

[12] قاموس القرآن، قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی، دارالاشاعت کراچی، جلد صفحہ ١٣، ١٢.

[13] قاموس القرآن، قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی، دارالاشاعت کراچی، صفحہ ١٢.

[14] قاموس القرآن، قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی، دارالاشاعت کراچی، جلد صفحہ ٥، ٤.

[15] قاموس القرآن، قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی، دارالاشاعت کراچی، صفحہ ٣.

[16] http://magazine.mohaddis.com/shumara/36-oct2010/1083-pakistan-me-tba-hone-wali-lughate-qurani

[17] معجم القرآن، حافظ سیّد فضل الرّحمٰن، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی، صفحہ ٦.

[18] لغات القرآن، مولانا عبدالرشید نعمانی، دارالاشاعت کراچی، جلد ا، صفحہ ٤.

[19] پروفیسر ڈاکٹر عطاالرحمن ثاقب کی المناک شہادت، محمد اسلم صدیق، ماہنامہ محدث ٢٠٠٢ مئی.

[20] تصویر القرآن مع لغت القرآن، ابوالقاسم شمس الزماں، مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ، صفحہ ١٢.

[21] انوار البیان فی حل لغات القرآن، علی محمد پی سی ایس ایڈیشنل کمشنر، مکتبہ سیّد احمد شہید لاہور، صفحہ 'ت' پیش الفاظ.

[22] انوار البیان فی حل لغات القرآن، علی محمد پی سی ایس ایڈیشنل کمشنر، مکتبہ سیّد احمد شہید لاہور، صفحہ [ر][ز].

[23] پاکستان میں طبع ہونے والی لغاتِ قرآنی، آباد شاہ پوری، ماہنامہ 'محدث'، لاہور، اکتوبر ٢٠١٠.

[24] لغت القرآن، مفتی محمد نعیم، مکتبہ النور کراچی، د صفحہ ١٠، ٩، ٨.